REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲ — شمارہ ۵۲

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۱۰ روپے ۔ ششماہی ۵ روپے ۔ ممالک غیر ۲۰ روپے ۔ فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲؍ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۷؍ فتح ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵؍ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانے والے غیر ملکی احمدی احباب کی زبانی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۵؍ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ جلسہ سالانہ میں غیر معمولی مصروفیت کے سبب محترم صاحبزادہ صاحب اور سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت قدرے علیل ہے۔ احباب کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

★ — قادیان کا جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ بہت سے مہمان واپس تشریف لے گئے ہیں۔ تاہم ایک معقول تعداد تاحال قادیان میں مقیم ہے جو عنقریب واپس تشریف لے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان کی مقدس سرزمین میں

جماعتِ احمدیہ کے ۸۲ ویں سالانہ جلسہ کا روح پرور اور کامیاب انعقاد

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ روحانی ذوق وشوق اور ولولۂ عشقِ الٰہی کے پُرکیف مناظر۔ اخوتِ اسلامی کے بے نظیر نظارے

ہندوستان اور بیرونی ممالک سے کثیر تعداد میں شمعِ احمدیت کے پروانوں کا دارالامان میں اجتماع

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس)

قادیان ۲۵؍ فتح (دسمبر)۔ جماعتِ احمدیہ کا ۸۲ واں جلسہ سالانہ جس کی بنیاد خالص تائیدِ حق اور کلمۂ اسلام پر ہے اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے، حسبِ پروگرام ۱۸-۱۹-۲۰؍ دسمبر ۱۹۷۳ء بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰؍ فتح ۱۳۵۲ ہش بروز منگل۔ بدھ جمعرات قادیان دارالامان میں منعقد ہوا۔ مورخہ ۱۸؍ دسمبر کی صبح ۱۰ بجے یہ مبارک ومقدس جلسہ شروع ہوکر دعاؤں، ذکرِ الٰہی، انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کی تابندہ روایات کے ساتھ تیسرے دن ۲۰؍ دسمبر ۱۰ بجے شب نہایت درجہ کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مقدس ومبارک موقعہ پر جو آسمانی وعدوں کے مطابق غیر معمولی تائید ونصرت اور عظیم الشان ربانی نشانوں کا حامل تھا پچھلے سالوں کی طرح امسال بھی ہندوستان کے کم وبیش تمام صوبوں سے شمعِ احمدیت کے پروانے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور ایک دفعہ پھر الہامِ الٰہی یاتیک من کل فجٍّ عمیق ویاتون من کل فجٍّ عمیق کا خدائی وعدہ بڑی شان سے پورا ہوکر احمدیت کی صداقت کا زندہ نشان بنا۔

یہ بات یہاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ امسال غیر معمولی طور پر مردوں کے علاوہ مستورات بھی اپنے ننھے بچوں سمیت دور دراز کا سفر طے کرتے ہوئے یہاں تشریف لاکر جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ اندرونِ ملک کے دور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک بنگلہ دیش۔ نائیجیریا۔ غانا۔ یوگنڈا۔ سیرالیون۔ فجی۔ ماریشس۔ گی آنا۔ لندن۔ کینیا KENYA اور کینیڈا سے ایک خاصی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ نیز محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ۔ محترم مولانا محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ واسرائیل ہیڈ سٹیٹ۔ اور محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ۔ ماریشس اور جنوبی امریکہ خصوصیت سے شریکِ جلسہ ہوئے۔

شمعِ احمدیت کے ان پروانوں کو ان بابرکت ایام میں ایمان ویقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق ومعارف سے مستفیض ہونے کے علاوہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے اور اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے انمول مواقع میسر آئے۔ اور حسبِ استعداد علم وعرفان اور ایک روحانی تبدیلی کی دولت سے مالا مال ہوکر اپنے گھروں کو لوٹے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عظیم روحانی اجتماع کا ایک فائدہ یہ بیان فرمایا ہے:-

"ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہوکر آپس میں رشتۂ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی۔ اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھانے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی"

(آسمانی فیصلہ)

چنانچہ حسبِ سابق اس سال بھی بغرض بحسن وخوبی پورا ہوتا رہا۔ مختلف علاقوں کے احمدیوں میں محبت واخلاص، پیار وخلوص اور اخوت وتودد کے بے نظیر نظارے دیکھنے میں آتے رہے۔ ہر ایک احمدی دوسرے احمدی بھائی سے ملاقات ومعانقہ کرتے وقت جو لذت وروحانی سرور محسوس کرتا تھا وہ الفاظ میں بیان کیا جانا ممکن نہیں۔

ہندوستان کے طول وعرض میں جبکہ لسانیات، صوبائیت اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر آئے دن لڑائی جھگڑے اور فسادات ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں حکومتِ وقت کو قومی یکجہتی اور باہمی اتحاد وتعاون کو قائم رکھنے کی مختلف تجویزوں کو چلانا پڑ رہا ہے۔ اس کے بالمقابل جلسہ سالانہ کا روح پرور ماحول ایک ایسے محبت وپیار اور خلوص کا پُرسرور اور روح افزا نظارہ پیش کرتا ہے جو ہر قسم کی غیریت کو مٹا کر پاکیزہ اخوت کے

(باقی دیکھئے ص۲ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ر فتح ۱۳۵۲ ہش

قادیان میں کامیاب جلسہ سالانہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ، قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۲ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ کا ایک پہلو تو دوسری جگہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ رپورٹ میں جلسہ کی تقاریر اور اسی نوع کی باتوں کا ذکر ہو سکتا ہے۔ لیکن جو روحانی کیفیت اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے والا ذاتی طور پر مشاہدہ کرتا ہے، اُسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی تشریح و تفصیل الفاظ میں بیان ہونی ممکن نہیں۔ پنجاب کی شدید سردی کے دنوں میں نہ صرف ہندوستان کے ایسے دُور دراز علاقوں سے احباب مع ننھے بچوں اور مستورات کے والہانہ طور پر کھچے چلے آتے ہیں، جہاں ایسی شدید سردی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بیرونی ممالک سے ایک خطیر رقم خرچ کرکے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے محض محبت و عقیدت لئے مخلصین قادیان کی سرزمین کی زیارت کے لئے دوڑے آ رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ قادیان کے ساکنین خندہ پیشانی سے دیدہ و دل فرشِ راہ کرتے ہوئے آنے والے ان سب بھائیوں کو مل کر ان کی ہمہ نوع خدمت میں لگ جاتے ہیں۔ آنے والوں کو علاوہ موسم کی سخت سردی کے دوسری قسم کی بے آرامی بھی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں محبت ہوتی ہے، عقیدت ہوتی ہے وہاں ایسی تکالیف کا خیال بھی نہیں آتا۔ وہ تو اپنی رُوحانی پیاس بُجھانے آتے ہیں۔ دعائیں کرنے، علماء کی علمی اور روحانی تقاریر سُننے اور ایسی ہی باتوں سے حظ اٹھانے آتے ہیں۔ اور اس سے ایک وافر حصہ لیکر اپنے وطنوں کو لوٹتے ہیں۔ جو کوئی احمدی بھی اس بابرکت اجتماع میں آتا ہے، ایمان و ایقان میں تازگی۔ روح میں بالیدگی اور سینہ میں ایک انشراح لے کر لوٹتا ہے جس کے نتیجہ میں پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمت، اس کے لئے قربانی اور اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کو مؤثر طریق پر بجا لانے کا جذبہ دل کی گہرائیوں میں موجزن پاتا ہے۔ نہ صرف علمی رنگ میں علماء کی تقاریر سے ہر سُننے والے کے علم و عرفان میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ قادیان کے شعائر اللہ کو دیکھ کر صحبتِ صالحین میں چند روز رہ کر خالص رُوحانی ماحول میں کچھ دن گزار کر ایک نئے قالب میں ڈھل جاتے ہیں۔ یہی وہ انقلابی رنگت ہے جو مرکز سلسلہ میں آجانے والوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کا اثر طبائع پر کافی عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ دِل کی گہرائیوں میں ان حسین رُوحانی کیفیات کی یادیں ایسی راسخ ہو جاتی ہیں کہ مخلصین کے دِل بار بار اسی مبارک مقام پر لوٹ لوٹ آنے کی غیر معمولی جذب و کشش پاتے رہتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ چلتا ہی چلا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس مبارک جلسہ کی ابتداء سے اب تک کم سے کم تین نسلیں تو اس کے رُوحانی ثمرات کا ذاتی مشاہدہ کر چکی ہیں۔ اور آئندہ زمانہ میں بھی کرتی چلی جائیں گی ——!!

جیسا کہ اشارۃً ابھی ذکر ہوا، ان دنوں پنجاب میں سخت سردی پڑتی ہے۔ اگرچہ سردی کی شدید رَو عام طور پر جنوری کے مہینہ میں چلا کرتی ہے۔ لیکن اس سال تو یہ رو دسمبر کا دوسرا ہفتہ ختم ہونے سے پہلے ہی شروع ہو گئی۔ اور ساتھ بارش کے سلسلہ نے اس کی شدت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اگرچہ مطلع چند روز پہلے ہی سے ابر آلود رہا۔ لیکن $\frac{15}{16}$ دسمبر کی درمیانی رات ایک بجے سے بارش شروع ہو گئی جس کا سلسلہ ۱۶ر دسمبر کے سارے دن اور پھر اگلی رات تک ممتد ہو گیا۔ اس سے سردی بہت ہی بڑھ گئی۔ ادھر یہی دن مہمانوں کی آمد کے تھے۔ یہ موقع بھی عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ برستے مینہ میں مہمان چلے آ رہے تھے۔ ان کے ملبوسات بھی بھیگے ہوئے ہیں، ان کے بستر بھی بارش سے متاثر ہیں، سخت ٹھنڈی ہوا۔ ایمانی حرارت اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کا شوق ان سب تکالیف پر غالب آکر بشاشتِ قلبی اور سکونِ رُوح ان کے متبسم چہروں پر عیاں رہا ——!!

عجیب تصرفِ الٰہی ہے کہ اس بار مہمانوں کی آمد کی عمومی تاریخوں سے قبل ہی احباب تشریف لانے شروع ہو گئے۔ چنانچہ موسم کی غیر متوقع تبدیلی اور پھر ریلوے کرمچاریوں کی اچانک ہڑتال کے سبب جو ریلوے نظام میں گڑبڑ ہوئی، ان سب حالات پر نگاہ کرتے ہوئے پورے وثوق سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ درحقیقت یہ ملائکہ کی تحریک تھی جو مومنوں کو جلد قادیان پہنچنے کے لئے کی جا رہی تھی۔ تا رستے کی پریشانی اور موسم کی شدت سے ممکن حد تک محفوظ رہیں۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر مقرر تھیں اور پہلے سالوں میں عام طور پر احباب ۱۷ر تاریخ کو کثرت سے تشریف لایا کرتے ہیں۔ لیکن اس بار ۱۵ر دسمبر کو ہی یہ تعداد ماشاء اللہ اچھی خاصی ہو گئی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ مہمانوں کی خدمت و ضیافت کا کام لنگر خانہ کے کارکنان سے جلسہ سالانہ کے انتظام نے اسی روز سنبھال لیا۔ اور پھر موسم کی لگاتار خرابی اور ریلوے نظام کی غیر یقینی پوزیشن کے سبب جلسہ سالانہ کے بعض مہمانانِ کرام مزید چند ایام کے لئے قادیان میں قیام پذیر رہے۔ اور اس طرح جلسہ کے بعد بھی جلسہ سالانہ ہی کے انتظام کو برقرار رکھا جانا ضروری قرار دیا گیا۔

۱۸ر دسمبر (فتح) کو جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں کا پہلا دن تھا۔ نمازِ فجر ادا ہو گئی۔ مساجد سے درس و تدریس کے پروگرام سے فراغت مل چکی تھی لیکن باہر دھند اور سخت ٹھنڈی ہوا کا سلسلہ جاری تھا۔ البتہ اس قدر فرق ضرور آگیا تھا کہ بوندا باندی رُک چکی تھی۔ لیکن ایک روز قبل تک جو بارش کا سلسلہ جاری رہا تھا اس کے سبب جلسہ گاہ کا میدان گیلا بھی تھا اور جگہ جگہ پانی بھی کھڑا تھا۔ اس کے باوجود پُرعزم فیصلہ یہی ہوا کہ مردانہ جلسہ بہرحال جلسہ گاہ میں ہو۔ چنانچہ راتوں رات اور صبح جلسہ کے مقررہ وقت تک تعمیر جلسہ گاہ کے کارکنان کی مستعدی کے نتیجہ میں سب کام نہایت تسلی بخش طور پر مکمل ہو گیا۔ البتہ مستورات کے لئے یہی فیصلہ ہوا کہ وہ مسجد مبارک میں جمع ہو کر جلسہ کی کارروائی سماعت کریں۔ اس کے لئے مردانہ جلسہ گاہ سے مسجد مبارک تک بجلی کا ایک لمبا تار بچھا دیا گیا جس کے ذریعہ مردانہ جلسہ گاہ کی تمام کارروائی مستورات نے کافی دُور بیٹھے مسجد مبارک میں بڑے خوش اسلوبی سے سُنی اور ننھے بچوں کا شدید سردی سے بھی بچاؤ ہو گیا۔

باوجودیکہ کھلے جلسہ گاہ میں دھند اور سخت ٹھنڈی ہوا تھی۔ تمام حاضرین جلسہ بڑے اطمینان اور کامل سکون کے ساتھ بیٹھے جلسہ کی کارروائی سماعت فرماتے رہے۔ بلکہ سابقہ جلسوں کی نسبت اس سال سامعین نے زیادہ جم کر تمام تقاریر کو سُنا۔ ان میں نہ صرف احمدی حضرات ہی تھے بلکہ غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی خاصی تعداد میں شریکِ جلسہ رہے۔ یہ سب جلسہ کی کامیابی کی واضح دلیل ہے ——!!

مجموعی طور پر امسال جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والوں کی تعداد بھی ماشاء اللہ پہلے سالوں سے زیادہ رہی۔ کشمیر اور پونچھ کے دوست نسبتاً زیادہ تعداد میں تشریف لانے کے علاوہ امسال مختلف جگہوں سے تشریف لانے والے احباب میں فیملیز کی تعداد بھی پہلے سالوں سے غیر متوقع طور پر زیادہ نکلی۔ جو ان سب احباب کی مرکز سلسلہ سے دلی محبت اور اس مبارک موقع سے روحانی استفادہ کی زیادہ کشش کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے سفر کو ہر جہت سے مبارک کرے۔ اور ان کی دلی مرادیں انہیں دے۔

جیسا کہ اوپر اس امر کا اشارہ کیا گیا ہے، امسال عین جلسہ کے قریب ریلوے کرمچاریوں نے ہڑتال کر دی۔ اور ساتھ ہی ملک میں کوئلہ کی قلت۔ کے سبب محکمۂ ریل کو بہت سی گاڑیاں منسوخ کر دینی پڑیں۔ چنانچہ اس کا اثر امرتسر بٹالہ۔ قادیان کی برانچ لائن پر بھی پڑا۔ جلسہ سالانہ کے پیشِ نظر یہ ایک بڑی ہی پریشان کن صورتِ حال تھی۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو اس سے جس قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ جانا تھا وہ موسم کی خرابی کے سبب اور بھی زیادہ فکر انگیز تھا۔ چنانچہ مورخہ $\frac{12}{15}$ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد کو جماعتِ احمدیہ کا خصوصی نمائندہ بنا کر امرتسر بھجوایا۔ موصوف نے ریلوے حکام سے ملاقات کرکے جماعت کی پریشانی اور مشکلات کو واضح کیا۔ اور ان سے درخواست کی کہ اس موقع پر سپیشل ٹرینوں کا چلانا اگر ممکن نہ بھی ہو تو کم سے کم معمول کی ٹرینیں جو امرتسر سے بٹالہ قادیان آیا کرتی ہیں اور اب وقتی طور پر بند کر دی گئی ہیں انہیں ہی بحال کر دیا جائے۔ سو الحمد للہ جماعت کی یہ کوشش کامیاب رہی۔ ریلوے حکام نے ہماری یہ درخواست قبول کر لی۔ اور اگلے ہی روز امرتسر سے قادیان کے لئے معمول کی گاڑیاں بحال ہو گئیں۔ اس طرح یہ فکرمندی محض خدا کے فضل سے جلد دور ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ جماعت ان سب ریلوے حکام کی شکرگزار ہے جنہوں نے اس موقع پر جماعت کے ساتھ تعاون کیا۔ اور آنے والے مہمانوں کو تکلیف اور پریشانی سے بچا لیا۔

ریل کے علاوہ بسوں کے ذریعہ بھی ایک بڑی تعداد قادیان پہنچتی رہی۔ جیسا کہ ابھی ذکر ہوا اس سال پونچھ اور کشمیر کے دوست زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ ان میں سے بھی کنی پورہ (کشمیر) کی جماعت کے احباب کثرتِ تعداد کے لحاظ سے اول نمبر پر رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور سب کو جلسہ کی برکات سے نوازے۔

(باقی دیکھئے صـ ۱۱ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت جو بصیرت افروز پیغام احباب جماعت کے لئے ارسال فرمایا اور جلسہ کے پہلے روز بتاریخ ۱۸ دسمبر (فتح)، پہلے اجلاس کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دُعا کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے پڑھ کر سُنایا، احباب کے روحانی استفادہ کے لئے اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۝ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احبابِ کرام !

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ .

اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے یہ جلسہ سالانہ بابرکت ثابت کرے اور اسے اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا حامل بنائے آمین۔

ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ جو سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جاری ہوئی، اُس کی آخری لڑائی اِس وقت جاری ہے۔ اسلام پر شیطانی ظلمات کی انتہائی خطرناک یلغار مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ پسپا کی جا چکی ہے۔ اور اب طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر اسلام کی یلغار کو روکنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جو ان طاغوتی طاقتوں کے مقابل صف آراء ہے، اس کے کسی حصہ میں بھی ضعف اور کمزوری کے آثار نظر نہ آئیں۔ دشمن بعض اوقات میمنہ یا میسرہ میں جہاں کہیں اُسے کمزوری نظر آئے، حملہ کر دیتا ہے۔ اور اس طرح بعض اوقات فتح شکست سے بدل جاتی ہے۔ ہم جماعت کے کسی حصہ کو بھی خواہ مردوں میں ہو یا عورتوں میں۔ ناصرات میں ہو یا خدام میں، کمزوری دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ جماعت کا ہر فرد جو اپنے خدا پر توکّل کرتے ہوئے آہنی عزم کے ساتھ اس وقت طاغوتی طاقتوں کے خلاف صفِ اوّل میں نبرد آزما ہے۔ اسے رُوحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر ایک لمبے عرصہ تک دشمن کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دینا ہو گا۔ اس لئے ہم جماعت کے کسی حصہ کو بھی رُوحانی لحاظ سے کمزور یا مفلوج دیکھ نہیں سکتے۔ پس قرآنی انوار و معارف سے مُسلّح ہو کر اور قرآن مجید کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اپنے تئیں مکمّل طور پر اسلام کے رنگ میں رنگین کر کے طاغوتی طاقتوں کے مقابل ہمیشہ کمربستہ رہیئے۔ اور اس راہ میں مال، جان اور عزّت غرضکہ ہر چیز کی قربانی پیش کرتے ہوئے شیطان کے ساتھ جنگ جاری رکھئے۔ یہاں تک کہ دُنیا بھر کے انسان اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر خدائے واحد کے حضور جھک جائیں۔ اور اُسی کے بندے بن جائیں۔ وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی کمزوریوں، سستیوں اور غفلتوں کو دُور کر دیں۔ قرآن مجید سیکھیں، سکھائیں، پڑھیں، پڑھائیں۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر ہر قسم کی قربانی پیش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت میدانِ جنگ سے بھاگ جائے۔ اور حق و صداقت کی کامل اور آخری فتح کا نظارہ دُنیا دیکھے اور اپنے ربّ پر راضی ہو جائے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ !

(دستخط) ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۷۳/۵۲-۱۲-۱

سرزمینِ قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۸۲ ویں سالانہ جلسہ کا روح پرور اور کامیاب انعقاد

بقیہ صفحہ اوّل

جذبات پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اور یہ خلوص احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور اعتصام بحبل اللہ ہی کی بدولت ہے۔ کاش کہ دنیا اس حقیقت کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھے اور حق کو شناخت کرے — !!

جلسہ سالانہ کا تقریری پروگرام

جلسہ کے تینوں روز دونوں وقتوں میں یعنی دن اور رات کو مقررہ پروگراموں کے مطابق علماء و مبلغینِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر از معلومات تقاریر ہوئیں۔

دن کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں اور شبینہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے ہر اجلاس میں مستورات بھی جو ہندوستان کے طول و عرض سے آئی ہوئی تھیں، اپنی درویش بہنوں کے ساتھ برعایت پردہ شریک ہوئیں۔ البتہ درمیانی دن یعنی ۱۹ر دسمبر کو مستورات کا بھی اپنا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ان کے پروگرام کے مطابق خواتین کی تقاریر ہوئیں۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

پہلے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸ر فتح مطابق ۱۸ر دسمبر ۷۳ء کو ٹھیک ۱۱ بجے مکرم و محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، فاضل ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنے مخصوص اور پُرکشش آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

لوائے احمدیت

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اسلام کی روحانی فتح و نصرت کے عظیم نشان لوائے احمدیت کے لہرائے جانے کی رسم صدرِ اجلاس محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے ادا فرمائی۔

جب لوائے احمدیت آہستہ آہستہ فلیگ پوسٹ پر بلند ہو رہا تھا تو تمام احبابِ جماعت کھڑے ہو کر بارگاہِ ربّ العزت میں قرآنی دُعا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم کا ورد کرتے رہے۔ اور جوں ہی یہ مقدس جھنڈا فضائے آسمانی میں لہرانے لگا تو قادیان کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی اور روحانی احمدی نعروں سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریر

محترم صدرِ جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسیح محمدی علیہ السلام کا زمانہ نصیب فرمایا اور ہمیں آپ کے غلاموں میں شامل فرمایا۔ اس مبارک جلسہ کی بنیاد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رکھی ہے۔ مَیں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ لوگ دور دراز کا سفر اختیار کرتے ہوئے دارالمسیح میں اُن برکات و انوار سے مستفیض ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جس پیغام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اس پیغام کو اکنافِ عالم میں پھیلانا ہمارا اوّلین فریضہ ہے۔ اپنا افتتاحی خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے احبابِ جماعت کو اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنے اور اس پہلو سے احمدیت کی امتیازی شان کو قائم رکھنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا، دلائل و براہین کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اتنا عظیم الشان علمِ کلام عطا فرمایا ہے کہ کوئی بھی مخالف اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے ایسے زبردست علمِ کلام کے ساتھ ساتھ احبابِ جماعت کا اعلیٰ نمونہ احمدیت کے اثر و نفوذ کے لئے زیادہ مفید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شمعِ احمدیت کے جاں نثار پروانے بنائے اور عملی طور پر بھی صحیح معنوں میں غلامانِ احمدیت میں شامل کرا دے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے تمام احباب سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔

حضورِ انور کا پیغام

صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت روح پرور پیغام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے پڑھ کر سُنایا جسے تمام سامعین نے کامل سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ (پیغام کا مکمل متن اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کیا گیا ہے)

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

خلافتِ حقّہ اسلامیہ

پہلے نمبر پر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج حیدر آباد نے خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت کی تعریف کرنے کے بعد قرآن کریم کی متعدد آیتوں سے خلافت کی عظمت بیان کی۔ آیتِ استخلاف کی روشنی میں خلافت کی مختلف برکات پر روشنی ڈالی۔ اور خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ اس زمانہ میں ان برکات کا تازہ مشاہدات کے ذریعہ ثبوت پیش کیا۔ فاضل مقرر نے خلافتِ احمدیہ کی تاریخ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے ہوئے خلافت کی عظمت اور برکات بیان کیں۔ اسی طرح آپ نے خلافتِ اولیٰ پھر خلافتِ ثانیہ و خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں خدمت و اشاعتِ دین کے لئے جو عالمگیر سرگرمیاں جماعت کی طرف سے جاری ہیں انہیں جامع طور پر بیان کیا۔ آخر میں اسلام اور احمدیت کی عالمگیر فتح اور غلبہ کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس خلافتِ ثالثہ کے دَور میں ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض رُوح پرور خطبات میں سے بعض حصے پڑھ کر سنائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آنمحترم نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اس حصہ کو جو آپؐ نے مکہ میں گزارا ہے اسلئے پیش کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے ذہنوں میں اس وقت کے حالات کا نقشہ مستحضر ہو اور ظاہری اور دنیاوی لحاظ سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی کمزور حالت اور اس کے مقابل پر دشمنوں کی دنیاوی وجاہت اور طاقتور حالات کا اندازہ ہو جائے۔ اور انجام کار رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کو جو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوئیں ان کو جان کر ہمارا ایمان تازہ ہو جائے۔ اور ان حالات اور انجام کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی موجودہ پوزیشن اور اس کے مقابل پر دنیاوی اور طاغوتی طاقتوں کی حالت کا اندازہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے زمانہ میں بھی انجامِ کار تمام طاغوتی طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور اسلام و احمدیت کا بول بالا ہوگا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت اچھوتے اور پیار و محبت میں ڈوبے ہوئے انداز میں حضرت محمد عربی صلعم کی پیدائش۔ بچپن۔ جوانی اور دعویٰ سے قبل کی نہایت پاکیزہ اور اخلاق فاضلہ سے پُر زندگی کا نقشہ کھینچا اور بعض نہایت درجہ بصیرت افروز اور رُوح پرور واقعات سُنائے۔

محترم موصوف نے دعویٰ نبوت کے بعد سے لیکر ہجرت تک کے ۱۳ سالہ مخالفانہ حالات کا نقشہ مؤثر انداز میں کھینچا اور بتایا کہ ان ایام میں آپؐ پر اور صحابہ کرامؓ پر ہر قسم کے ظلم و ستم روا رکھے گئے۔ حتیٰ کہ بالآخر اذنِ الٰہی سے آپؐ کو مکّہ سے ہجرت کرنی پڑی واقعۂ ہجرت کے ضمن میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سراقہ بن مالک کا واقعہ بھی سنایا۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ کچھ عرصہ بعد فی الواقع سُراقہ کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ آپ نے احمدیوں کو مخاطب کرکے فرمایا یہی صورتِ حال اب بھی بدلنے والی ہے۔ اسلام و احمدیت کی فتح و کامیابی کے عظیم اور روشن دن آنے والے ہیں۔

نظم :- محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس عشق انگیز تقریر کے بعد عزیز سید عبدالرفیع نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

نہایت درجہ خوش الحانی اور بہت ہی دلکش پیرایہ میں سُنائی۔

دورِ جدید کا چیلنج اور اسلام کی علمی و عملی حیثیت

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز اور دلنشین پیرائے میں سب سے پہلے اس علمی مضمون کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ظہورِ اسلام کے وقت دنیا کی سیاسی، تمدنی اور سماجی حالات کا نقشہ کھینچنے کے بعد سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے ذریعہ پیدا شدہ عظیم انقلاب کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد یورپ کی نشأۃِ ثانیہ اور مسلمانوں کے دورِ انحطاط و تنزل کے آغاز کی تفصیل

بیان فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ مسلمانوں کے انحطاط نے عیسائیت کو اسلام پر حملہ آور ہونے کا موقعہ دیا۔ آپ نے بڑے جامع طریق پر واضح کیا کہ اسی کو دوسرے لفظوں میں عصر جدید کا چیلنج کہا جاتا ہے اور اس چیلنج کا بہترین جواب احمدیت کی طرف سے دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے دوران تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد کی طرف مفصل رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے تحریک احمدیت کے ذریعہ دنیا میں رونما عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کیا

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دینی و روحانی کامیابی کا غیر مسلم و غیر احمدی اکابرین کے اعتراف کا ذکر کرتے ہوئے بہترین رنگ میں ثابت فرمایا کہ احمدیت ہی دور جدید کے چیلنج کا حقیقی جواب ہے۔ اور یہ خدا کی قائم کردہ تحریک و جماعت ہے۔ آخر میں آپ نے احمدیت کے روشن مستقبل کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اسلام اپنی ترقی و احیاء کے لئے کسی دنیاوی یا مادی ہتھیار یا کسی سیاسی تحریک کا محتاج نہیں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ احمدیت سے وابستہ ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ ان کے پورے ہونے کا وقت قریب آ چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس روحانی تحریک سے وابستہ ہونے کی سعادت حاصل کریں

پہلا دن ــــــ شبینہ اجلاس

مورخہ ۱۸/ دسمبر کو شب کے ۸ بجے جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ خاکسار محمد عمر کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم و محترم سیٹھ نعیم احمد صاحب بانی آف کلکتہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے سنائے جن کا پہلا مصرعہ یہ ہے

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد

بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے جماعت احمدیہ کا نظام تعلیم و تربیت اور جماعت کی اہم ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر شروع فرمائی آپ نے تعلیم و تربیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں لفظوں میں جسمانی پرورش اور اخلاقی و روحانی نشوونما کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نظام سلسلہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ اور تعلیم اور نظارت تربیت، نظارت امور عامہ، نظارت بیت المال اور نظارت جائیداد کے قیام اور ان کی اغراض و مقاصد کی طرف فاضل مقرر نے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ تمام نظارتیں خلیفہ وقت کی زیر ہدایت کار فرما ہیں۔

فاضل مقرر نے آیۃ قرآنی "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" کی تشریح کرتے ہوئے مقام محمدیت کے عظیم الشان مرتبہ اور امت محمدیہ کے بلند مقام اور اس کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی خاص کر آپ نے اخرجت للناس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس امت کو خدا تعالیٰ نے نافع الناس کے طور پر بنایا ہے اور اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں سے کچھ اقتباس پڑھ کر سنائے آپ نے آیۃ مذکورہ کی ایک شق تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کی تشریح کرتے ہوئے دعوۃ و تبلیغ کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ جاری کامیاب جہاد کبیر کا بھی ذکر کیا

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہا ہے

کی تشریح کرتے ہوئے تقویٰ کی اہمیت واضح کی

بعدہ عزیزم محمد یوسف صاحب بٹ متعلم مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

پڑھ کر سنائی۔

ذکر حبیب

عنوان بالا پر محترم نواب [illegible] صاحب خالد کا مرتب کردہ مضمون مکرم [illegible] کریم الدین صاحب شاہد نے [illegible] محترم خالد صاحب حضرت نواب [illegible] خان صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند [illegible] آپ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] ہونے کا بھی مشرف حا[illegible] [illegible] کل مستقل [illegible] قادیان [illegible] ہے۔

آپ کا یہ روح پرور ایمان افروز اور نہایت دلچسپ مضمون اخبار بدر کی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔

قریباً دس بجے شب یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن ــــــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس جلسہ گاہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت صبح ½ ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم پیشگوئیاں

مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آیت قرآنی "عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول" کی تلاوت کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مامور من اللہ کی امتیازی شان ہے کہ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر آئندہ آنے والی غیب کی باتوں کے متعلق خبر دیتے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا تعالیٰ سے علم پا کر بے شمار ایسی پیشگوئیاں قبل از وقت بیان فرمائیں اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں اور ان کے پورے ہونے کے بارے میں ذکر فرمایا۔

آخر میں آپ نے مرکز احمدیت [illegible] اور احمدیت کے شاندار مستقبل کے بارے میں متعدد پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر وسعت اور میدان تبلیغ میں اسکی عدیم المثال کامیابیوں کو بتا کر ثابت فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں اپنی تمام عظمت کے ساتھ اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ اور خدمت خلق

دوسرے نمبر پر مذکورہ عنوان پر تقریر استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر کی ہوئی آپ نے خدمت خلق کو انسانیت قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ انسانیت کا تقاضہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کام آئے خدمت خلق کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پہلا حصہ انسان کا اپنے بنی نوع کی خدمت بجا لانا ہے جبکہ دوسرا حصہ انسان کے علاوہ دیگر عام مخلوق خدا کی خدمت کرنا ہے۔ پہلی شق کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے پہلے نمبر پر والدین کی خدمت بجا لانے کی اسلامی تعلیم کا جامع خلاصہ تفصیل سے بیان کیا۔ دوسرے نمبر پر قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کو بھی خدمت خلق میں بڑا مقام قرار دیتے ہوئے ان کے واجبی حقوق پر روشنی ڈالی۔ صلہ رحمی کے بارے میں رسول اللہ کے پاکیزہ نمونہ کی بہت سی مثالیں بیان کیں۔ تیسرے نمبر پر ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی خدمت بجا لانے کے فرائض کا ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہمسایوں کی درجہ بندی کا بھی جامع ذکر قرآن و حدیث کی رو سے بیان کیا اور سیرت طیبہ کے حوالے پیش کئے۔ چوتھے نمبر پر ماتحتوں کے حقوق کی ادائیگی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حدیث نبوی کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ کے جامع ارشاد کی تشریح کی اور بتایا کہ اگر آج اس پر ساری دنیا کا عمل ہو تو نہ سٹرائیکیں ہوں اور نہ طبقاتی کشمکش باقی رہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری رسول اللہ کے اسوہ حسنہ اور قومی نقطہ نظر سے اسکی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ اس سے قوم میں قربانی کرنے والے افراد پیدا ہوتے ہیں دوران تقریر میں آپ نے بیوگان کے حقوق اور ان کی خدمت کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح افراد عام کے کام ہر شخص کو ذاتی طور پر فائدہ [illegible] ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے ایثار و قربانی کا بھی ذکر کیا کہ اس کے ساتھ سود مند طریق سے خدمت خلق کی جا سکتی ہے۔ عدل و انصاف [illegible] اسلام کی واضح تعلیم بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ بھی اعلیٰ درجہ کی خدمت خلق ہے۔ اسی طرح [illegible] بین الاقوامی [illegible] پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے آخر میں خدمت خلق کے [illegible] مواقع کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ انسان کا فرض ہے کہ جیتے جی ایسے کام کر جائے کہ جب خدا کی طرف سے اسے آخری بلاوا آئے [illegible] جدائی پر آنسو بہا رہی ہو اور [illegible] خوشی خوشی خدا کے حضور حاضر ہو رہا ہو۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پڑھو نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک روح پرور نظم پڑھ کر سنائی جسکا پہلا مصرعہ یہ ہے

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

بیرونی ممالک کے طلباء کا خطاب

اس کے بعد اس اجلاس کا نہایت دلچسپ اور ایمان افروز حصہ شروع ہوا یعنی مختلف بیرونی ممالک سے آئے ہوئے حسب ذیل سات نوجوانوں کی مختصر تعارفی تقاریر ہوئیں۔ مکرم احمد جبریل سعید صاحب (غانا) مکرم محمد علی صاحب (یوگنڈا) مکرم فضل جان خان صاحب (فجی) مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب (نائیجیریا) مکرم محمد صالح صاحب (غانا) مکرم محمد صادق صاحب (ماریشس) اور مکرم محمد اسحٰق صاحب (ماریشس)۔

یہ نوجوان ربوہ کے جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں جو مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تمام مقررین نے اپنی تقریروں میں اس بات کی خواہش کی کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام [illegible] علاقوں میں پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے

پروگرام کا یہ حصہ الہام الٰہی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے عملی ظہور کا ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا۔!!

مبشرین اسلام کی تقاریر

اس کے بعد وہ مبشرین اسلام جنہیں سالہا سال تک بیرونی ممالک میں کامیاب فریضہ اسلام ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

چنانچہ سب سے پہلے محترم مولانا منور احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ اور اسرائیل سٹیٹ نے تقریر کی آپ نے فرمایا ایمان اور اسلام کی محبت نے ہم سب کو اخوت و برادری کے ایک مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ جہاں رنگ و نسل اور اونچ نیچ کا کوئی امتیاز نہیں۔ محترم موصوف نے قادیان میں اپنے تعلیمی دور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کیم جنوری ۱۹۳۸ء کو میں اور پھر اور نوجوان مشرقی افریقہ چلے گئے۔ آپ نے وہاں کے بعض ایمان افروز حالات

اور واقعات بیان فرمائے اور افریقن بھائیوں کی محبت و پیار کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد آپ کو اسرائیل اسٹیٹ میں کام کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ آپ نے وہاں احمدیوں کے خلوص و محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ان عربوں سے یہ کہتا تھا کہ ہمارے رسول عربی ہیں۔ اس لئے میں تم سے محبت کرتا ہوں تو وہ جواباً کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوستان میں پیدا ہوئے اس لئے ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔

گویا احمدیت نے محبت و پیار اور عشق و اخلاص کا جو عالم بنایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

دوسرے نمبر پر محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ ماریشس اور جنوبی امریکہ نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ ۱۹۲۱ء میں میری والدہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ اس وقت میں دو سال کا بچہ تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر انہوں نے یہ عہد فرمایا کہ میں اپنے اس پہلے بچہ کو دین کے لئے وقف کر دوں گی چنانچہ انہوں نے ابتدائی تعلیم دلانے کے بعد مجھے قادیان بھیج دیا۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مشرقی افریقہ کے تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا، ماریشس، اسرائیل اسٹیٹ اور جنوبی امریکہ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔

اگرچہ ان ممالک کے رہنے والوں کی طبائع تہذیب و تمدن مختلف ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے احمدیوں کے قلوب کو مانوس کر دیا اور رنگ و نسل اونچ نیچ وغیرہ تمام امتیازات ان کے قلوب سے ہمیشہ کے لئے مٹ گئے۔ آپ نے میدان تبلیغ میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ احمدیت ہی صحیح معنوں میں سکون اور امن و امان مل سکتا ہے۔

تیسرے نمبر پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی تقریر ہوئی۔ آپ نے آیت قرآنی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ قادیان کی اس مبارک بستی کو دنیا میں انتشار روحانیت کے لئے خدا تعالیٰ نے

آباد کیا ہے اور اسی غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بستی میں مبعوث فرمایا آپ نے خدا تعالیٰ کا علم پا کر یہ اعلان فرمایا کہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اس وقت کے قادیان کی حالت کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوتا ہے کہ "وسع مکانک" کہ تم اپنے مکان کو وسعت دو لیکن اس وقت اس حکم کی تکمیل کی کوئی صورت نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانچ روپے ایک صحابی کو دے کر کچھ بانس اور چھپر ڈالنے کا سامان منگوا کر ایک جگہ ڈلوا دی لیکن آج اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ بے شمار مساجد اور دیار التبلیغ اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملی بشارات اور ان کی تکمیل کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے ۲۷ سال تک مشرقی افریقہ میں خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق ملی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کا کارنامہ کسر صلیب

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد عمر کی تھی۔ مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے ۱۹ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور عیسائیت کی یلغار کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بطور کاسر صلیب کے ذکر کیا اور اناجیل اور دیگر تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی عقائد کا قلع قمع کر کے رکھ دیا ہے آخر میں خاکسار نے اس زمانہ میں عیسائیت کے مقابل پر جماعت احمدیہ کو حاصل شدہ عظیم کامیابیوں کا ذکر کیا (یہ مضمون انشاء اللہ بدر کی آئندہ اشاعتوں میں شائع ہو جائے گا) اس کے بعد آج کے دن کا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر ۶۳ء بوقت ۸ بجے

مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب (نائیجیریا) کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید عبد النقی صاحب کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

ذکر حبیب

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر ۵۵ برس سلسلہ احمدیہ کے قیام پر ۸۵ برس اور حضور کی ولادت پر ۱۲۸ برس گذر چکے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ قادیان میں چھ اور ہمارے دو اور پاکستان اور انگلستان میں متعدد صحابہ کرام موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت دے

محترم ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح میں سے متعدد واقعات اور روایات نہایت دلنشین پیرایہ میں سنا کر احباب جماعت کے ایمان اور یقین میں اضافہ فرمایا اس مضمون کا مکمل متن اگلی اشاعتوں میں شائع ہو گا

جماعت احمدیہ اور مالی قربانیاں

مکرم منصور احمد صاحب کی نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اس مضمون پر نہایت ایمان افروز اور واقعات سے پر اور بہت ہی پُرسوز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالیٰ نے ہم کو دی ہے اور جو نور ہم کو ملا ہے اس کی قدر و منزلت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس زمانہ کے ماحول کو مدنظر رکھا جائے جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ فاضل مقرر نے حضور کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی کس مپرسی کی حالت کا نقشہ حوالوں سے سامعین کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ قائم شدہ روحانی نظام اور تعلیم و تربیت اور دعوۃ و تبلیغ کی مختلف تنظیموں کا ذکر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارات کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے نہایت پُرجوش اور ایمان افروز انداز میں اکناف عالم میں جماعت

احمدیہ کو حاصل عظیم فتح و نصرت اور غلبہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی منظم کوششوں اور ان کی ناکامیوں کا ذکر تاریخی شواہد سے پیش فرمایا۔

آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اسلام کی خدمات نہایت کامیابی کے ساتھ بجا لانے کی توفیق صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ آپ کی اس روح پرور تقریر نے سامعین میں ایک وجد کی سی حالت پیدا کر دی۔

صدارتی تقریر

مکرم عبدالحق صاحب فانی کی نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان فرمایا کہ احراری فتنہ کے متعلق محترم مولانا امینی صاحب کی تقریر کے نتیجہ جو ایمان افروز واقعات آپ نے سنے اسی ضمن میں ایک اور بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں ان ایام میں ایک احراری مبلغ لال حسین صاحب مشرقی افریقہ میں پہنچے تھے۔ اس نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم نے اپنے خون سے دستخط کر دیئے ہیں کہ ہم احمدی جماعت کو مٹا کر چھوڑیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ نہ احمدیت ذرہ مٹی ہے اور نہ یہاں مٹی ہے۔

حضور انور کے تازہ ارشادات کا خلاصہ

صاحب صدر نے اپنی تقریر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض تازہ ہدایات سنائیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) آجکل آپس میں سلام کہنے کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ آپس میں سلام کریں۔

(۲) حضور اقدس ایدہ اللہ اس جلسہ سالانہ ربوہ میں خدمت اشاعت دین کے لئے چند منصوبے احباب کرام جماعت کے سامنے رکھنے والے ہیں۔ حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ احباب جماعت اس ماہ دسمبر میں ہر روز کی نماز عشاء سے قبل دو رکعت نفل کی نماز پڑھ کر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ حضور کی زبان مبارک میں تاثیر پیدا فرمائے اور احباب کے دلوں کو حضور کی تحریکات قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

(۳) حضور نے فرمایا ہے کہ ہمارے چہروں پر ہمیشہ بشاشت اور مسکراہٹ ہونی چاہئیے۔ ہم پچھلے اسی سال سے خدا تعالیٰ کے نشانات اور اس کی تجلیات کے نظارے دیکھتے آئے ہیں۔ ان نشانات کو دیکھ کر تشکر الٰہی کے طور پر ہمارے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ ہونی چاہئیے۔ ہمارے چہروں پر کبھی مایوسی یا پژمردگی کے آثار نہیں آنے چاہئیں۔ ہمارے چہروں کو دیکھ کر دنیا یہ پڑھ لے کہ یہ احمدی مسلمان ہیں اور خدا کے تائید یافتہ ہیں۔

(۴) حضور اقدس کی یہ بھی ہدایت ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی مجلسوں میں روحانی پاکیزگی کی باتیں ہونی چاہئیں۔ اپنے گھروں مجلسوں اور معاشرے میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی تاریخی واقعات اور روایات بیان کرتے رہنا چاہئیے۔ تا ہماری نئی نسل کی نشوونما روحانی ماحول میں ہوتی چلی جائے۔

(۵) حضور اقدس نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مختلف ملکوں میں مہنگائی بہت بڑھ گئی۔ دنیا کے مقابل پر ہماری آمدنی تھوڑی ہے۔ اسی طرح ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئیے کہ ہم خورد و نوش کے سامانوں کو ضائع نہ کریں ہماری روٹی کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ اناج کو اور دوسری ضروریات کو اپنے حدود میں رکھیں۔

مکرم صاحب صدر نے آخر میں یہ بیان فرمایا کہ امسال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک سے وفدوں کی صورت میں کثیر تعداد میں لوگ آرہے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ میں ربوہ کی خوب تزئین کی جائے اور جلسہ سالانہ کے دنوں میں جشن کے طور پر سارے ربوہ کو سجایا جائے۔

اس صدارتی تقریر کے بعد یہ مبارک جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ رات کے ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

بنگلہ دیش — پہلا اجلاس

مورخہ ۲۰ر فتح ۱۳۵۲ہش کو صبح ساڑھے دس بجے زیر صدارت محترم مولانا محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش پہلا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

جماعت احمدیہ نمائش گاہ عالم میں

اس اجلاس کی پہلی تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی آپ نے بتایا کہ قادیان کی اس مقدس بستی میں ہمارا یہ اجتماع دراصل شمع احمدیت کے اس خیرہ کن اور لازوال نور کا کرشمہ ہے۔ جس کو منہ کی پھونکوں سے ہر دور میں بجھانے کی کوششیں کی گئیں۔ مگر ہر ایسی کوشش کے نتیجہ میں الٰہی کرشمہ کی لو تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام سے لے کر اب تک کے حالات کا مختصراً نگہ جامع خاکہ کھینچتے ہوئے۔ اس نمائش گاہ عالم میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان پوزیشن کا ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا اور جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کی طرف روشنی ڈالی۔

بین الاقوامی تعلقات اور امن عالم کے متعلق اسلام کی تعلیمات

دوسرے نمبر پر محترم سید فضل احمد صاحب (ڈی۔ آئی۔ جی۔ بہار) نے انگریزی زبان میں مذکورہ بالا عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا خطرناک حالات سے گذر رہی ہے۔ اور ایک عظیم جنگ اور تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے یاجوج ماجوج اپنے تمام ہتھکنڈوں کے ساتھ سرگرم عمل ہیں ان کے اثرات بین الاقوامی تعلقات پر پڑ رہے ہیں

اس کے بعد قابل مقرر نے بین الاقوامی تعلقات کو استوار کرنے اور امن عالم کے قیام کے لئے اسلام نے جو عالمگیر اور پائیدار تعلیم دی ہے مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں پیش فرمائی۔ بین الاقوامی یکجہتی اور امن عالم کے لئے جو ذرائع آج سے ۱۴۰۰ سال قبل خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلعم کے ذریعہ بتائے ہیں ان کے استعمال کرنے کے یہی وقت ہیں ان ذرائع کے اپنانے کے نتیجہ میں ہی دنیا میں دائمی اور پائیدار امن قائم ہوگا

موعود اقوام عالم کی آمد کا وقت

مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام میں سے چند اشعار سنائے اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے مذکورہ بالا عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف مذاہب کی دینی کتابوں کے حوالوں کے ذریعہ بتایا کہ موعود اقوام عالم کی آمد کا وقت یہی ہے۔ چنانچہ فاضل مقرر نے مختلف مذہبی پستکوں میں آئی ہوئی علامات کا ذکر کرتے ہوئے ان تمام علامات کو اس زمانہ کے ساتھ چسپاں کرکے دکھایا۔ آپ نے بتایا کہ اس موعود کی آمد کے وقت کے بارے میں ایک زبردست علامت یہ ہے جو قریباً تمام مذہبی کتابوں میں موجود ہے کہ اس کے زمانے میں قتل و خونریزی جنگیں اور فتنے و فساد بہت زیادہ ہوں گے اور قومیں اور حکومتیں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گی۔

اس ضمن میں آپ نے خروج دجال اور ظہور یاجوج و ماجوج کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اسرائیل سٹیٹ کے قیام اور انجام کار یہ ارض مقدس خدا تعالیٰ کے صالح بندوں کو ملنے کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ مذہبی کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ دجال اور یاجوج و ماجوج کے خروج کے ساتھ موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوگی چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس کے بعد روحانی لحاظ سے دجالی طاقتوں کی پسپائی کا ذکر فرمایا۔

ریزولیشن

مکرم مولوی صاحب کی اس پر از معلومات تقریر کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے ایک نظم سنائی اس کے بعد امور عامہ کی طرف سے ایک ریزولیشن محترم مولانا امینی صاحب نے پیش کیا جو قادیان میں جماعت احمدیہ کی ملکیت عید گاہ اور قبرستان پر بعض افراد کی طرف سے ناجائز قبضہ کر لینے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے کے سلسلہ میں ہے جس میں احباب جماعت کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکام بالا سے اس سلسلہ میں مناسب انتظام کرنے اور متعلقہ افراد کو سزا دینے کی مانگ کی گئی تھی۔ چنانچہ تمام سامعین نے پرجوش الفاظ میں اس ریزولیشن کی تائید کی

حضرت گورو نانک اور قرآنی تعلیم

متفقہ طور پر ریزولیشن پاس کئے جانے کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے مذکورہ بالا عنوان پر ایک پر از معلومات اور مبسوط تقریر فرمائی۔

آپ نے حضرت گورو بابا نانک صاحب جی کی ابتدائی زندگی اور دیگر سیرت [illegible] کی طرف تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد مختلف بانیوں کے ذریعہ [illegible] حقیقت کا انکشاف فرمایا کہ یہ [illegible]

باتیں قرآن کریم سے پوری مطابقت رکھتی ہیں

اختتامی تقریر و دُعا

اس کے بعد محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان ایام میں کی گئی تمام عبادات، ریاضات اور دعائیں اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اس کے نیک اثرات سارا سال احباب جماعت کو ملتے رہیں آمین۔

آخر میں آپ نے اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے ان سب مقامی غیر مسلم دوستوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے تعاون کیا۔ اسی طرح افسران پولیس اور حکومت کے کارندوں کا بھی شکریہ ادا فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے تمام حاضرین سمیت ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

بعدازاں آخری دن کا یہ اجلاس نہایت خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کا آخری شبینہ اجلاس زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب ایم۔ اے مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی منظور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم وحیدالدین صاحب کی نظم کے ساتھ شروع ہوا۔

فلکیات قرآن کریم کی روشنی میں

سب سے پہلے مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الدین صاحب ایم۔ایس۔سی۔پی ایچ ڈی Head of the Dept Astronomy's Osmania University حیدرآباد نے مذکورہ عنوان پر تقریر فرمائی آپ کی تقریر نہایت عالمانہ اور پُرازمعلومات تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کی جلوہ نمائی کی ایک مختصر جھلک، اس تقریر کے ذریعہ دیکھنے میں آتی رہی۔

آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر میں سے ایک حصہ سنا کر بتایا کہ قرآن کریم مسلمانوں کو نہ صرف کائنات عالم پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ بلکہ وہ اس کام کو مذہب کا ایک حصہ قرار دیتا ہے۔ اور اس کوشش کے نتیجہ میں ثواب اور روحانی بدلے کی امید دلاتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے موجودہ سائنسی علم ہیئت کی جدید تحقیقات کی روشنی میں قرآن کریم کی صداقت کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل قرآن کریم نے فلکیات اور علم ہیئت کے متعلق جن امور کی طرف روشنی ڈالی تھی، آج کے سائینسدان اور ہیئت دان اپنی جدید تحقیقات اور انکشافات سے انہیں سچا ثابت کر رہے ہیں اس ضمن میں آپ نے نظام شمسی کی تشریح کرتے ہوئے بعض اعداد و شمار بیان فرمائے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا اندازہ نہ ہو کر سامعین حیران ہوتے رہے۔ مثلاً آپ نے یہ بتایا کہ ۲۰ ویں صدی میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ ہمارا سورج ایک وسیع جہان کا ایک فرد ہے۔ جو اس قدر وسیع ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کو پہنچنے کے لئے ۸۰ ہزار سے زائد عرصہ لگتا ہے روشنی کی رفتار ایک لاکھ اسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ اس طرح کے ایک کھرب سورج ہیں اور یہ سب کے سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ ؎

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

محترم حافظ صاحب کی اس پُرازمعلومات تقریر کے بعد سیدی المحترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہٗ العالی نے اپنے روح پرور خطاب سے سامعین کو متمتع فرمایا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ محترم حضرت میاں صاحب کو خدا تعالیٰ نے حال ہی میں لندن اور دیگر مغربی ممالک میں دورہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا

"میں اپنے بعض بھائیوں کے اصرار پر آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ درویشی کے دور کو تقریباً ۲۶ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ اس دوران میں مختلف واقعات اور انقلابات آئے۔ ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعودؓ بیمار ہوئے تھے اور آپ علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تھے اس وقت باوجود حضور اقدس کی خواہش کے میں حضورؓ کے ساتھ نہ جا سکا تھا۔ کیونکہ بعض رکاوٹیں پیدا ہو گئیں تھیں

اس سال اگست کے مہینہ میں جب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ انگلستان تشریف لے گئے، اس وقت میں حیدرآباد کا دورہ کرتے ہوئے یوپی کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے جب کانپور پہنچا تو مجھے اچانک حضور اقدس کی طرف سے ہدایت ملی کہ میں انگلستان کے سفر کے لئے روانہ ہو جاؤں مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ تحریک کس طرح سے ہوئی۔ بہر حال حضور اقدس کی ہدایت کے مطابق میں لندن کے لئے روانہ ہوا۔

ہندوستان کے دوستوں اور قادیان کے درویشوں کو پچھلے تین سال سے اپنے پیارے آقا سے شرفیاب ہونے کی توفیق سے محرومی ہوتی آرہی تھی اس وجہ سے آپ سب کی نمائندگی کرتے ہوئے ایسے موقعہ پر اور ایسی جگہ پر جہاں جانا ممکن تھا جانے کی توفیق ملی آپ لوگوں کی اس تڑپ اور جذبات کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ نے اس طرح سامان پیدا فرمایا۔

لندن میں میرا قیام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے گھر میں تھا۔ میں سب سے پہلے حضور کی ملاقات کے لئے چلا گیا۔ اس وقت حضور کسی سے گفتگو فرما رہے تھے۔ یوں ہی حضور کی نظر مجھ پر پڑی حضور نے اس شخص کو رخصت فرمایا۔ اس طرح مجھے حضور کی خدمت میں باریابی حاصل ہوئی اور مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد میں نے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا جو ہندوستان کے مختلف اطراف میں اور قادیان میں رہتے ہیں پُرخلوص و محبت و پیار اور عقیدت سے بھرا ہوا سلام پہنچایا۔ اور دعا کی درخواست کی مجھے ۷ر تاریخ سے ۲۴ تاریخ تک حضور اقدس کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے لندن اور بیرونی ممالک کے مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان تمام مشنوں میں لندن مشن کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی جلیل القدر صحابہ کو کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد یہاں کے باشندوں کے علاوہ ہندوستان اور پاکستان سے کثیر تعداد میں احمدی بھائی اور بہنیں یہاں آکر آباد ہوئے۔ چنانچہ صرف انگلستان میں ۵۰۰۰ کے قریب احمدی آباد ہیں۔ باوجود وہاں کی مصروف ترین زندگی کے اور مادی ماحول میں زندگی بسر کرنے کے وہاں کے احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے اور امام وقت کے فرمودات اور تحریکات پر والہانہ لبیک کہتے ہیں حضرت امیر المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انتہائی محبت و خلوص کا برتاؤ کرتے ہیں مشن ہاؤس میں ۲۴ گھنٹے چہل پہل رہتی۔ جب تک حضور اقدس وہاں قیام پذیر رہے گویا کہ دن ایام عید اور راتیں شب برات معلوم ہوتی تھیں

محترم حضرت میاں صاحب نے محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ نے آپ کو دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی بہت اونچا مقام عطا فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کے اندر اتنی انکساری تھی کہ خلیفہ وقت کے سامنے بہت ہی مسکینی سے بیٹھتے اور خدمات بجالاتے رہے۔ میری موجودگی میں لندن میں محترم چوہدری صاحب کا ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو ہوا۔ مختلف سوالات و جوابات ہوتے رہے۔ آپ سے ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ آپ کی زندگی کا اہم ترین واقعہ کیا تھا آپ نے بغیر کسی قسم کی جھجک کے فوری طور پر بتایا کہ میری زندگی کا اہم ترین لمحہ وہ تھا۔ جبکہ میں قادیان میں آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ دنیا کی وجاہتیں۔ عزتیں وغیرہ اپنی جگہ رہیں۔ لیکن سب سے بڑی عزت وجاہت اور فخر امت محمدیہ میں داخل ہونا اور امام وقت کی شناخت ہے۔ آپ وہ عظیم شخصیت کے مالک تھے جسے کبھی دنیا کی آنکھ نے U.N.O کی صدارت کی کرسی پر دیکھا تھا۔ اور کبھی عالمی عدالت کی کرسی صدارت پر دیکھا تھا۔ اور کبھی مختلف اعلیٰ عہدوں پر دیکھا تھا لیکن آپ نے ان تمام وجاہتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو ترجیح دی۔ حضرت چوہدری صاحب نے لندن مشن کی عمارت کی توسیع میں ۸۰ ہزار پاؤنڈ خرچ کئے تھے۔

آپ نے دیگر یورپی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے وہاں کے نوجوانوں کو بہت ہی خلوص اور سلسلہ کے ساتھ بہترین ربط رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی ان کا معیار بہت بلند ہے۔ غیر ممالک کے نوجوانوں کو دیکھ کر روحانی بشاشت ہوتی تھی کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی آواز کو یہاں تک پہنچایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آواز کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے بڑی بڑی اور زوردار آوازوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرا دیا تھا۔ (باقی صفحہ پر)

"حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے"

"آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے"

رسالہ "دھرم یگ" بمبئی میں شائع شدہ ایک علمی مضمون

مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس زمانہ میں اس امر کا انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ بے ہوشی کی حالت میں ان کو صلیب پر سے ایک خاص سکیم کے ماتحت اتارا گیا۔ اور تین دن رات کمرے کی طرز کی بنی ہوئی قبر میں رکھا گیا۔ جہاں آپ کے عقیدت مند آپ کو مرہم پٹی کرتے رہے۔ اور اس کے بعد خفیہ طور پر ایک لمبے سفر کیلئے روانہ ہوئے۔ بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر پاکر سرینگر محلہ خانیار میں دفن ہوئے۔ اس کی ساری تفصیلات حال ہی میں بمبئی سے شائع ہونے والے ہندی رسالہ "دھرم یگ" میں شائع ہوئی۔ جس کا اردو ترجمہ قارئین بدر کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس مضمون سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوجاتی ہے۔ کہ وہ نظریہ جسے حضور نے آج سے اسّی سال قبل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنے نظریہ کے ثبوت میں محکم تاریخی ثبوت بھی پیش کرکے اپنی مشہور کتاب "مسیح ہندوستان میں" شائع کی۔ آج علمی دنیا ان باتوں کی نہ صرف تصدیق کر رہی ہے۔ بلکہ بہت سے مزید ثبوت اس نظریہ کی تائید میں شائع ہو رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

رسالہ "دھرم یگ" بمبئی مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء شمارہ نمبر ۴۶ میں حسب ذیل دوہرے عنوان سے مندرجہ ذیل مضمون جناب دھرم ویر بھارتی ایڈیٹر رسالہ مذکورہ کی طرف سے شائع ہوا۔

"کیا مسیح کی قبر سچ مچ بھارت میں ہے"

عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے

(از کشمیر کا رجین)

پچھلی بار جب کشمیر جانا ہوا۔ تو ایک دوست نے مجھے یہ ذکر کر دیا کہ کیا آپ نے سرینگر کے محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ کی قبر دیکھی ہے۔ صدیوں سے کشمیر کے بہت [illegible] یقین ہے۔ کہ عیسائی دھرم کے بانی عیسیٰ مسیح کشمیر آئے تھے۔ اور یہیں ان کی وفات ہوئی تھی اس لئے بڑی تمنا تھی کہ ان کی قبر کو دیکھا جائے۔

ہمیں نکلتے نکلتے شام ہو گئی تھی۔ اور جب خانیار سڑک پر پہنچے تو ہم نے اپنے سامنے ٹوٹا پھوٹا مکان دیکھا۔ جس میں بوسیدہ سا دروازہ تھا۔ روشنی کا کہیں پتہ نہ تھا پاس ہی سے ایک نوجوان آیا۔ اور تب اس نے موم بتی جلا کر ہمیں۔ ان دو مزاروں کا دیدار کرایا۔ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ کی ہے۔ اور ایک سید نصیر الدین کی وہیں پر ایک سفید داڑھی والے بزرگ سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ

اس مزار پر زیارت کے لئے کسی زمانے میں بہت لوگ آتے تھے۔ لیکن اب ان کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ یہ مزار کس کا ہے؟ یہ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ یوسا آسف کی ہے جو عیسائی مذہب کے مسیح تھے۔ تب اس قبر کے نیچے سے بڑی تیز خوشبو نکلی تھی جو اب کچھ برسوں سے بند ہو گئی ہے۔

اس تفصیل سے اس بات کی دلچسپی بڑھتی ہے۔ کہ اس راز سے زیادہ سے زیادہ پردہ اٹھایا جانا چاہیئے۔

قادیانی مسلمانوں کا یقین ہے کہ وہ قبر یقینی طور پر حضرت عیسیٰ کی ہے۔ اس بارے میں تقسیم سے قبل اور اس کے بعد بھی اردو اور انگریزی میں کافی لٹریچر شائع ہوا ہے۔

عام خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا ان کے ہاتھ اور پیروں میں کیلیں ٹھونکی گئیں۔ اور ان کے سر پر کانٹوں کا تاج پہنایا گیا۔ صلیب پر ہی وہ پورے ہوئے اور کچھ دنوں کے بعد وہ دوبارہ زندہ ہوگئے۔

حضرت عیسیٰ مسیح عیسائی دھرم کے مطابق ایشور کے بیٹے تھے۔ اور دنیا میں جب آدمیوں کا گناہ بڑھ گیا تو اس کے لئے وہ کے لئے انہوں نے جنم لیا۔ اس لئے وہ صلیب پر چڑھے اور تمام لوگوں کا گناہ بھگوان شو کی طرح اپنے ذمہ لیا۔ اور دنیا کے جانداروں کو بدعادت [illegible] سے بچایا۔ دلائی۔ اس کے بعد عیسیٰ دوبارہ زندہ ہوئے اور پھر بہشت میں چلے گئے۔

آج سائنس کے دور میں اس پر تحقیق شروع ہو گئی ہے۔ کہ واقعی صداقت کیا ہو سکتی ہے۔ اور تحقیق میں بہت سی حقیقتیں سامنے آئی ہیں۔ جس سے یہ سوچا جاسکتا ہے کہ حضرت [illegible] صلیب پر بے ہوش ہو گئے تھے ان کی روح قبض نہیں ہوئی تھی۔ اصلی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے صلیب پر مرنے کے وقت ان کے کسی حواری نے نہیں دیکھا۔ اور یہودی لوگوں نے ہی یہ جو کہا جاتا ہے کہ بعد میں تلاش کرتے رہے کہ عیسیٰ کی لاش کہاں گئی۔ اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ صلیب پر چڑھانے کے بعد بھی مجرموں کو دو تین دن تک نہیں اتارا جاتا تھا۔ اور اگر اس بات کا شک رہ جاتا تھا کہ وہ آدمی پوری طرح مرا نہیں۔ تو اس کی ہڈیوں کو توڑ دیا جاتا تھا۔

خوش قسمتی سے جس روز عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ وہ جمعہ کا دن تھا اگلے دن سنیچر جو یہودیوں کے لئے پاک دن ہے اس دن کسی کو بھی پھانسی پر نہیں چڑھایا جاتا اس لئے صرف تین گھنٹے کے بعد عیسیٰ [illegible] صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ ان کے ساتھ ان دو چوروں کو جنہیں صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ وہ دونوں ہی زندہ تھے اس لئے ان کی ٹانگیں توڑی گئیں۔ لیکن عیسیٰ کے ساتھ ایسا نہیں کیا گیا۔ پھانسی دینے والے سپاہی چاہتے تھے کہ اپنا کام کرکے جلدی سے جلدی چلے جائیں۔ اور اگلے پاک دن سے پہلے ہی صلیب پر چڑھے [illegible] کو نیچے اتار کر ختم کر دیں۔

صلیب سے اتار کر حضرت عیسیٰ کو ان پر الزام لگانے والوں کو سونپا گیا جنہوں نے انہیں ایک بڑی سی پہاڑی غار میں بنی ہوئی قبر میں رکھ دیا۔ وہ اتنی بڑی جگہ تھی جیسی ایک نہیں کئی لوگوں کے جسم رکھنے سے دم گھٹ کر جان نکل جانے کا شبہ نہ تھا۔ انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ کے دائیں پہلو میں برچھا مارا گیا تو اس میں سے خون اور پانی نکلا۔

ایک اور واقعہ بتایا جاتا ہے کہ اس وقت کے حاکم پیلاطس کی بیوی کو خواب میں دکھایا گیا تھا۔ کہ عیسیٰ ایک پاک انسان ہے۔ اس کی زندگی کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے بھی جلادوں کے دل میں کچھ ہمدردی کام کر رہی ہو۔ سنیچر کے دن جب یہودی عیسیٰ کی قبر کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ لاش وہاں نہیں تھی۔ اگر عیسیٰ کہیں پر مل جاتے تو بالفعل وہ انہیں دوبارہ صلیب پر چڑھا دیتے صلیب پر چڑھائے جانے کے ذکر کے تعلق میں جس وقت عیسیٰ صلیب پر چڑھے یکدم سورج چھپ گیا۔ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ اور دوپہر کے بارہ بجے کا وقت بھی شام جیسا معلوم ہونے لگا۔

مستند تفاصیل کے مطابق دور کے گلیل صوبہ میں حضرت عیسیٰ نے اپنے پیروکاروں کو یہ خبر بھیجی تھی کہ وہ ان سے ملیں گے۔ یروشلم سے وہ جلدی وداع ہو گئے۔ اور یہودیوں کی طرف سے ان کی کھوج کی جانے کے امکان کے خدشہ سے یہ جلدی کی گئی ہو۔ وہ اپنے پیروکاروں سے پوشیدہ ملے اور بتایا جاتا ہے کہ ان کے زخموں کے لئے جو مرہم تیار کی گئی تھی۔ اس کا نام یونانی کتب میں آج بھی مرہم عیسیٰ ہے۔

شکاگو اینڈ امریکن بک کمپنی نے ۱۹۰۷ء میں ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام "دی کرسیفکشن بائی این دی اٹنس" اس کتاب میں اسکندریہ کے ایک مکان سے برآمد ایک خط پیش کیا گیا ہے۔ یہ خط ایک اسینی کے ممبر نے دوسرے اسینی کو لکھا تھا۔ اسینی دراصل ہندی بھائی چارہ ایک ایسی تنظیم تھی جو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کٹر پیروکاروں کی تھی۔ یروشلم میں اس تنظیم کے بہت سے ممبر تھے۔ یہ خط یروشلم سے ہیرا پٹ یا اسینی کے

ایک لیڈر نے اسکندریہ کے ایک دوسرے اسینی کو اس کے خط کے جواب میں لکھا تھا جس میں دلشگاف الفاظ میں کہا گیا تھا کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ وہ سُنی سُنائی بات نہیں۔ اس کتاب میں عیسیٰ کے صلیب چڑھنے کی تفصیل دی گئی ہے۔ کہ جیسے ہی عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ اور یروشلم کے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ زلزلہ کے دھکے چل رہے تھے۔ اور زمین پر ہوا اتنی گرم تھی کہ گویا آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں جیسے ہی شام ہونے لگی رومن گارڈ بھی گھبرا گیا اور بعد دوپہر دن کے چار بجے روٹی سپاہی اور جلاد ایشور کے ڈر کے مارے عیسیٰ کے ایک دوست کو ان کی لاش سونپ کر شہر کو لوٹ گئے۔

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اریمتھیہ کا ایک دولتمند یوسف تھا جس نے عیسیٰ کا جسم پتھر کی لمبی چوڑی قبر میں رکھا۔ اور ان کے ایک دوست نکوڈیمس نے جو بہت بڑا حکیم تھا عیسیٰ کی سیوا اور علاج کیا۔ یوسف اور نکوڈیمس نے یہ جانچ کر دیکھا کہ صلیب پر چڑھائے جانے کے چھ گھنٹے بعد بھی عیسیٰ میں زندگی کے نشان موجود ہیں۔ انہوں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ انہوں نے جان (عیسیٰ کے چار مقدس پیارے ساتھیوں میں سے ایک جنہیں ان کے ساتھ صلیب پر چڑھایا گیا تھا) سے بھی یہ بات نہ کہی کیونکہ بات پھیلتے ہی سپاہیوں کو یہ پتہ چلتا، تو وہ عیسیٰ کو ہرگز زندہ نہ چھوڑ سکتے تھے۔

خط میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ عیسیٰ کی بتائی گئی موت کے تیس گھنٹے بعد یہودیوں کی بات چیت کی آوازیں اس پہاڑی پر سُنی جانے لگیں۔ تو حضرت عیسیٰ کو سہارا دے کر اس جگہ سے الگ ہٹا دیا گیا۔ اس وقت انہیں جس مکان میں رکھا وہاں پر اسینی تنظیم کے چوبیس ۲۴ آدمی موجود تھے۔ عیسیٰ نے جب آنکھیں کھولیں تو بولے کہ میں کہاں ہوں اور یوسف نے انہیں جوشِ محبت سے سینہ سے لگا لیا۔ خط کے مطابق اس پوشیدہ مکان میں انہیں بہت دنوں نہیں رکھا۔ یروشلم سے انہیں بیتھانیہ میں لجارس کے گھر پر رکھا گیا۔ پھر سیلا کی گھاٹی میں لے جایا گیا جہاں سے گلیل اور ماؤنٹ کارمل وغیرہ جگہوں پر انہوں نے اپنے ماننے والوں کے سامنے وعظ بھی کیا — یہودیوں کو شبہ پیدا ہوا اس لئے انہوں نے عیسیٰ کی تلاش پھر شروع کی۔

اس خط میں واضح طور پر لکھا ہے کہ دنیا کے سامنے عیسیٰ وفات پا گئے مگر اسینی تنظیم کے کارکنان کے بیچ ان کے گھومنے پھرنے کی تفصیل ملتی ہے یہ خط عیسیٰ کے صلیب پر چڑھائے جانے کے سات سال بعد لکھا گیا۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اس لئے اس کی سند کو قبول کیا جا سکتا ہے۔ (اگلے نمبر میں عیسیٰ کے کفن کے فوٹو — جرمن سائنسدانوں کی تحقیق)

(رسالہ دھرم یگ ۱۲ نومبر ۱۹۸۳ء)

بدر: — مضمون کی دوسری قسط موصول ہونے پر اس کا ترجمہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ شریک بدر کیا جائے گا۔

قادیان میں ایک تبلیغی نمائش

AHMADIYYA INTERNATIONAL — EXHIBITION.

گذشتہ پانچ سال سے مالابار کے مختلف علاقوں میں منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنسوں کے ساتھ تبلیغی نمائش کا بھی نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد ہوتا رہا تھا۔ اس موقعہ پر یہ نمائش کثیر تعداد میں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی توجہ کا مرکز بنتی رہی۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی خواہش پر کہ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکز سلسلہ میں بھی یہ نمائش ترتیب دی جائے، مکرم مولوی پی۔ ابوبکر صاحب جلسہ سالانہ سے چند روز قبل نمائش کا انتظام کرنے آگئے۔ تمام چارٹرز اور تصاویر وغیرہ لے آئے۔ اس نمائش کی ترتیب اور تزئین و دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے مالابار سے مکرم اے۔ کے مسلم صاحب، مکرم مولوی اشرف علی صاحب اور مکرم کے۔ پی احمد صاحب اپنے خرچ پر چند روز قبل ہی یہاں آگئے تھے۔ اور مقامی احباب نے بھی اس سلسلہ میں خوب تعاون فرمایا۔

نمائش کے انعقاد کے لئے جلسہ سالانہ سے ملحقہ میدان میں قنات اور شامیانے لگائے گئے۔ اور جھنڈیوں قمقموں اور ٹیوب لائٹوں سے نہایت جاذب نظر بنا کر اسے خوب سجایا گیا۔ (اس نمائش کے بارے میں سابقہ ایک بدر میں تفصیلی رپورٹ شائع ہو چکی ہے) ۷۵ کے قریب بڑے بڑے بورڈوں پر تصاویر کے ذریعہ مختصراً احمدیت کی تاریخ۔ خلافت احمدیت کے عظیم الشان کارہائے نمایاں۔ زمانہ حاضرہ کے بارے میں قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں۔ اور جماعت احمدیہ کی اکناف عالم میں عظیم الشان تبلیغی سرگرمیاں نہایت شاندار رنگ میں نمائش کی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں مختلف غیر ملکی زبانوں میں شائع کئے گئے۔ قرآن کریم مترجم اور دیگر کتب بھی نمائش کی گئی تھیں۔ ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ مختلف زبانوں میں نمائش کے بارے میں اعلانات بھی ہوتے رہے۔

مورخہ ۱۹ر دسمبر بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اس نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش ۲۱ دسمبر شام تک رہی صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اور شام کو تین بجے سے رات کے دس بجے تک یہ نمائش منعقد ہوتی رہی یہ دونوں اوقات خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں ہندو، سکھ، عیسائی حضرات بھی نہایت ذوق و شوق سے نمائش دیکھتے رہے اور اپنے نیک اثرات Visitors Book میں درج کرتے رہے۔

بفضلہ تعالیٰ یہ تجربہ یہاں بھی نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ بلاشبہ یہ نمائش دیکھنے کے قابل ہے اور جو کوئی اس نمائش کو دیکھتا ہے احمدیت کی عظمت اور اس کی عالمگیر سرگرمیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اور دیرپا اثر قائم فرمائے اور اس کو ترتیب دینے والے اور محنت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جزائے خیر دے۔ آمین

رپورٹ جلسہ سالانہ — (بقیہ صفحہ ۸)

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی ہوئی آپ نے اپنے مخصوص اور بزرگانہ انداز میں فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہمارے امام خدا تعالیٰ کی رہنمائی اور دعاؤں کے نتیجہ میں جو نئی تحریک فرماتے ہیں اس میں غیر معمولی اثر اور کامیابی پائی جاتی ہے۔ خلیفہ وقت ایک ڈھال ہے۔ امام خدا سے راہنمائی پاتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر تحریک نمایاں طور پر معجزانہ رنگ میں توقع سے بڑھ کر کامیاب ہوتی ہے۔

محترم شیخ صاحب نے فرمایا کہ جہاں خدا کے فضل و کرم سے ہمیں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ وہاں مخالفت بھی ہوتی ہے اور ہمارے تبلیغ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ان تمام رکاوٹوں کے دور ہو جانے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ آخر میں آپ نے مہمان نوازی پر تمام احباب و درویشان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جناب شیخ صاحب سے درخواست فرمائی کہ ہندوستان کے مختلف اطراف سے آئے ہوئے بھائیوں اور بہنوں اور درویشان کرام کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں خلوص بھرا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ پہنچائیں اور ہمارے لئے حضور سے دعا کی درخواست کریں۔

اجتماعی دعا

اور آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا فرمائی

اس طرح جلسہ سالانہ کی یہ آخری نشست نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت سی سعید روحوں کی ہدایت اور اسلام کی بلندی اور غلبہ کا موجب بنا دے آمین:

جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے موصیان کے تابوتوں کی تدفین

مورخہ ۳۰ر دسمبر کو ۴ بجے شام حسب ذیل پانچ موصیان کے تابوتوں کی بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب ولد مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ

(۲) مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر کز تعلیم ولد ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بھاگلپور

(۳) مکرم اسرار محمد صاحب ولد مکرم حاجی/حم محمد عبداللہ صاحب رائٹ ضلع ہمیرپور یوپی

(۴) مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ حسن محمد صاحب۔ چنتہ کنٹہ آندھرا

(۵) مکرمہ حسینی بیگم صاحبہ زوجہ محمد عمر صاحب چنتہ کنٹہ آندھرا

(ایڈیٹر)

قادیان میں کامیاب جلسہ سالانہ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

۱۷/۱۶ دسمبر کی درمیانی شب واہگہ بارڈر کے رستے غیر ملکی مہمان محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی قیادت میں رات کے ۲ بجے قادیان پہنچے۔ ان کی تشریف آوری سے جلسہ کی رونق میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا۔ اسی طرح بنگلہ دیش کے بھائی بھی وہاں کے امیر جماعت محترم مولانا محمد صاحب کی قیادت میں کلکتہ کے احباب جماعت کے قافلہ کے ساتھ تشریف لائے۔ ادھر جنوبی ہند سے محترم مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب آف یادگیر کا قافلہ ایک روز قبل یعنی ۱۶ دسمبر کو ہی قادیان پہنچ گیا۔ جبکہ محترم مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کا قافلہ ۱۷ دسمبر کی شام کو بخیر و عافیت دار الامان میں وارد ہوا۔ اس طرح جلسہ سے قبل ہی محلہ احمدیہ میں بھی خاصی چہل پہل ہوگئی۔ اور خدا کی وہ بشارت جو اس نے اپنے پیارے بندے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نوّے سال پہلے دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اس کا عملی ثبوت دنیا کے کناروں سے آنے والے معزز مہمانوں کی آمد سے قادیان نواسیوں نے بچشم خود مشاہدہ کیا۔ اور یہ بات مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔ غیر ملکی احباب جلسہ کے معًا بعد اگلے ہی روز دو قافلوں میں واپس روانہ ہوگئے۔ تا ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بھی شریک ہو سکیں۔ جو اسی ماہ کی ۲۶-۲۷-۲۸ کو منعقد ہو رہا ہے۔ واللہ خیر حافظاً۔

حسب سابق اس سال بھی جلسہ کے دنوں میں علاوہ تقریری پروگرام کے ہر دو مرکزی مساجد میں نماز فجر کے بعد قرآن کریم۔ حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے درس کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد مبارک میں محترم مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی درس دیتے رہے۔ جبکہ مسجد اقصیٰ میں ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سنانے کی سعادت محترم مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کو حاصل رہی۔

پانچ موصیوں کی نعشیں مقبرہ بہشتی میں تدفین کے لئے جلسہ کے موقع پر لائی گئی تھیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۰ دسمبر کو نماز ظہر و عصر کے بعد جنازہ گاہ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے بھاری تعداد سمیت ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد میں سب کی تدفین عمل میں آئی۔ اس سے قبل حضرت امیر صاحب مقامی ہی کی اقتداء میں مزار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا بھی ہوئی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔

جلسہ کے تمام ایام مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک میں علاوہ پنجگانہ نمازوں کے اور بیت الدعا میں انفرادی دعائیں کرنے اور ذکر الٰہی میں لگے رہنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے علاوہ ان مبارک ایام میں سحری کے وقت مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نماز تہجد بھی اجتماعی طور پر پڑھاتے رہے۔ سخت سردی اور کہر کے باوجود ایک بڑی تعداد اس خصوصی عبادت میں بھی التزام کے ساتھ شریک ہو کر غلبۂ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کی وسعت کے لئے دعائیں کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

حسب سابق اس سال بھی مستورات کا ایک روزہ اپنا علیحدہ تقریری پروگرام ہوا۔ مورخہ ۱۹ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں ان کا اجلاس ہوا۔ اور ان کے اپنے پروگرام کے مطابق خود مستورات ہی نے تقاریر کیں۔ جس کی رپورٹ بعد میں شائع ہوگی۔

اِس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک نئی اور بہت ہی مفید بابرکت بات کا اضافہ ہوا۔ یعنی "تبلیغی نمائش" اس کی تفصیلی رپورٹ تو دوسری جگہ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہ نمائش جلسہ گاہ کے وسیع میدان کی غربی جانب خوبصورت شامیانوں کے نیچے لگائی گئی جو اپنی مثال آپ تھی۔ کیا بلحاظ مؤثر طریق پر اسلام و احمدیت کی ٹھوس تبلیغ کے۔ اور کیا بلحاظ جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمتِ دین کے ناقابلِ انکار حقائق کو پیش کرنے کے۔ اس نمائش کو جس طریق پر ترتیب دیا گیا تھا وہ پیش کنندگان کا عظیم کارنامہ اور ان کی محنتِ شاقہ کا عملی ثبوت تھا۔ چونکہ اس بار موسم ابر آلود تھا جلسہ سے قبل بارش بھی ہو چکی تھی اس لئے اس کے انتظامات میں کچھ خامیاں رہ گئیں۔ تاہم جو کچھ ہو سکا اس میں کسی طرح کی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ اس سے اپنوں اور غیروں نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ اور جس نے بھی اس کو دیکھا وہ اپنے دل و دماغ میں معلومات کا بہترین ذخیرہ لیکر لوٹا۔ اور ساتھ ہی احمدیہ جماعت کی ٹھوس اسلامی خدمات کا بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اگر حالات اور وسائل اجازت دیں تو ہمارا خیال ہے کہ ایسی نمائش جگہ جگہ لگائی جانی بے حد مفید ہوگی۔ الغرض اس طرح قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۲ واں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر جہت سے مبارک کرے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کو صدمہ

قادیان ۱۹ دسمبر۔ افسوس کہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دس گیارہ سال کا بچہ عزیز دبیر احمد ناگہانی طور پر کل وفات پاگیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگرچہ عزیز کو چار پانچ روز سے بخار کی شکایت تھی لیکن اصل مرض کی تشخیص آخر وقت تک نہ ہو سکی۔ جب ۱۸ دسمبر کو عزیز مرحوم کی طبیعت نے زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گئی تو ایک بجے دوپہر فوری طور پر سلسلہ کی کار پر امرتسر وی۔ جے ہسپتال لے جانے کا اہتمام کیا گیا۔ لیکن جونہی کمرہ ہسپتال میں پہنچایا گیا اور آن ڈیوٹی ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے لگے تو عزیز کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ تب جنازہ واپس قادیان لایا گیا اور تجہیز و تکفین کے بعد اسی رات کو بچہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بچے کی ناگہانی وفات کا جو صدمہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی اور ان کے سارے کنبہ کو ہوا اس پر ادارہ بدر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے عزیز مرحوم کے بڑے بھائی مکرم مولوی شبیر احمد صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اس روز جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں امرتسر گئے ہوئے تھے اور ان کی عدم موجودگی میں یہ ناگہانی صدمہ وقوع میں آیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی صبر دے آمین۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۰ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ سلسلہ ابن مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا نکاح مکرمہ سکینہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد یٰسین شریف صاحب مرحوم کے ساتھ گیارہ صد روپے حق مہر کے عوض پڑھایا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف ۲۳ دسمبر کو شادی کیلئے سکندر آباد روانہ ہو گئے ہیں جملہ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ خاکسار بشارت احمد بشیر کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۲) خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ عزیزہ صداقت بیگم اہلیہ مسیح الدین صاحب کے لڑکے ابراہیم علاؤ الدین صاحب کے لڑکے مصطفےٰ علیم الدین جو کہ انجینئرنگ کے آخری سال میں تعلیم پا رہا ہے کا نکاح میرے برادر نسبتی ایس ایم عبد اللہ کی صاحبزادی عزیزہ رضوانہ بیگم سے بتاریخ ۱۳ اگست بمقام بریڈ فورڈ (یو۔کے) میں محترم رفیع احمد صاحب نے پڑھا۔ ایس ایم عبد اللہ صاحب عزیزم مصطفےٰ علیم الدین کے حقیقی ماموں ہیں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرماویں اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر کیلئے پیش ہیں۔

خاکسار داؤد احمد عرفانی حال مقیم قادیان دار الامان۔

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں:-

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز
23-1652 } دکان
23-5222 }
34-0451 :- مکان
تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION-
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے اعزاز میں

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے کی طرف سے ٹی پارٹی

قادیان ۲۲ دسمبر (فتح) جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے نے کل چار بجے بعد دوپہر حسب سابق جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے اعزاز میں اپنے دولت خانہ پر وسیع پیمانہ پر ٹی پارٹی کا اہتمام کیا۔ جس میں اندرونی ملک سے آنے والے ہندوستانی معزز مہمانوں کی کافی تعداد اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے احمدی احباب کو مدعو کیا گیا۔ ان کے ساتھ جہاں مقامی جماعت کے سرکردہ افراد کو بھی دعوت دی گئی تھی وہاں سردار صاحب موصوف کی طرف سے دیگر غیر مسلم دوستوں کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

اس تقریب پر سب سے پہلے مقامی جن سنگھ کے صدر جناب پربھاکر صاحب نے جناب سردار صاحب موصوف کی خواہش پر افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اس تقریب کی اغراض اور سردار صاحب کے جماعت احمدیہ سے گہرے نزدیکی تعلقات محبت کا ذکر کیا اور اندرون ملک اور بیرون جات سے تشریف لانے والے احمدی مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے بہترین الفاظ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ان سب دوستوں کو یہاں بلا کر ہمیں دلی خوشی ہو رہی ہے۔ آپ نے مہمانوں سے جناب سردار صاحب کا تعارف کراتے ہوئے واضح کیا کہ آپ کی شخصیت نہ صرف قادیان اور اس کے مضافات میں بلکہ سارے پنجاب میں خاص عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ جس کی اصل وجہ خود سردار صاحب کی اپنی ملنسار طبیعت اور وقت پڑنے پر دوسروں کے کام کرنے کی اچھی صفات ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ موصوف کے قریبی مراسم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انہی تعلقات کے ماتحت ہر سال ہی جماعت کے جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کو اپنے یہاں مدعو فرمایا کرتے ہیں۔ اس سے محبت اور پریم کے تعلقات اور مضبوط ہوتے ہیں۔ جناب پربھاکر صاحب نے بتایا کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کے تمام افراد کے قادیان کی دوسری غیر مسلم آبادی کے ساتھ بڑے ہی اچھے تعلقات ہیں۔ جو خود اس جماعت کی بلند اخلاقی اور با اصول نظریات کا نتیجہ ہے۔ ... کے الیکشن کے موقعہ پر جماعت احمدیہ نے سردار صاحب کو ووٹ دے کر انہیں ملک کی نمایاں خدمت کے لئے آگے آنے کا موقعہ دیا۔ اور سردار صاحب نے بھی ہر ایسے وقعہ پر جماعت کے لئے اپنی خدمات وقف رکھیں جب جماعت کو ان کی ضرورت ہوئی۔

آخر میں آپ نے یہ واضح کیا کہ یہ قادیان کی مقدس بستی ہے جہاں آپ حضرات کو ایسے مل ورتن کا نمونہ ملتا ہے کہ جن سنگھ بھی احمدی مسلمانوں سے ایسے ہی محبت اور الفت کے تعلقات رکھتی ہے جیسے دوسرے غیر مسلموں سے۔ درانحالیکہ ملک بھر میں جن سنگھ کو مسلمانوں کے حق میں اس طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ یہ صورت حال سب کی سب اسی مقدس بستی کی برکت اور اسی کے تقدس کا نتیجہ ہے۔ جہاں کسی طرح کی فرقہ واریت کا رنگ کبھی بھی پیدا نہیں ہونے دیا جاتا ہے۔ آخر میں آپ نے ایک بار پھر مہمانوں کو خوش دلی سے خوش آمدید کہا۔

دوسرے نمبر پر جناب سردار ستنام سنگھ صاحب نے اپنے نہایت درجہ سلیجھے ہوئے پنجابی خطاب میں جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے ذاتی گہرے محبت کے تعلقات کا ذکر کیا اور اس واقعہ کی تفصیل ایک بار پھر سنائی کہ کس طرح تقسیم ملک کے وقت وہ اپنے آبائی وطن چک ۳۳ سرگودھا سے ترک وطن کرکے ہندوستان آئے تو وہاں سے احمدی بزرگ جناب چوہدری نذیر محمد صاحب نے نہ صرف انہیں اپنی حفاظت میں رخصت کیا بلکہ واپسی کے موقعہ پر جب ان کے خاندان نے ایک بڑی رقم ان کے پاس امانت رکھ دی تھی وہ جناب چوہدری صاحب نے انہیں بحفاظت پہنچا دی۔

آپ نے کہا میں شروع سے انسان سے انسانیت کے ناطے محبت اور پیار کے اصول کا حامی ہوں۔ اور احمدیہ جماعت کے بہترین اصولوں کے سبب اور احمدیوں کے بلند اور پسندیدہ اخلاق و اطوار کے نتیجہ میں میرے دل میں اس جماعت کے لئے شروع سے بڑی محبت اور عقیدت کے جذبات رہے ہیں۔ آپ نے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کرے ہمارا یہ رشتہ نہ ختم ہونے والا ہو۔ آپ نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے میری دعوت کو قبول کرکے مجھے اعزاز بخشا ہے۔

تیسرے نمبر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جوابی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا آپ دوستوں نے جماعت احمدیہ مقامی کے افراد اور باہر کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندگان کے سامنے جن شیریں الفاظ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے یہ سب جناب سردار ستنام سنگھ صاحب کی جماعت کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت کا ثبوت ہے۔ ہماری جماعت چونکہ یہی جماعت ہے جو ہر انسان بھائی کی قدر کرتی ہے جو اس سے محبت اور الفت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور مشکل وقت میں کام آتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ پچھلے تین ماہ میں انگلستان اور یورپ کے مختلف ممالک میں جانے کا موقعہ ملا ہے۔ میں جہاں بھی گیا ہوں اس جگہ جناب سردار ستنام سنگھ صاحب کا بالخصوص اور ان تمام غیر مسلم دوستوں کا ذکر کرتا رہا ہوں جنہوں نے ۱۹۴۷ء کی جنگ میں ہمارے ساتھ ہمدردانہ اور برادرانہ تعلقات کا عملی ثبوت دیا۔ جبکہ کچھ غلط فہمیوں اور ایک عنصر کی ریشہ دوانیوں کے سبب قادیان کے احمدیوں کو قادیان سے باہر کیمپوں میں رکھے جانے کا فیصلہ کیا جا رہا تھا۔ اس وقت یہی حضرات سامنے آئے اور ان سب غلط فہمیوں کو دور کیا اور جماعت کی بے داغ پوزیشن کو افسران کے سامنے رکھا اس طرح وہ ... بڑی سازش جو جماعت کے خلاف نازک وقت میں کی گئی تھی اللہ کی مہربانی اور ہمارے ان سب دوستوں کی عملی کوشش سے ناکام ہوئی۔ میں جہاں بھی گیا اور مجھ سے اس وقت کے حالات کے بارے میں دریافت کیا گیا، میں نے صاف لفظوں میں محبت اور دوستی رکھنے والے ایسے دوستوں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ سردار صاحب جو ہر سال ہی جلسہ کے مہمانوں کو اپنے یہاں دعوت دے کر اپنی دلی محبت کے اظہار کا موقعہ پیدا کرتے ہیں، میں جماعت کی طرف سے ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے۔ اور انہیں ملک و قوم کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

اس طرح کے سہ طرفہ اظہار خیال کے بعد تمام مہمانوں کی چائے اور مٹھائی کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اور الفت و محبت کی یہ تقریب جس طرح شیریں الفاظ سے شروع ہوئی تھی اسی طرح ظاہری شیرینی کے ذائقہ کے ساتھ خوشی اور الفت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوئی —— !!

درخواست دعا

ماسٹر عبد الحلیم صاحب آسنور کی والدہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار امیر احمد درویش قادیان

قادیان میں عید کی قربانیاں

حسب سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ خواہشمند احباب اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۶۰ روپے ہے۔ وقت کم ہے اس لئے احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادت

محترم مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم اے ناظر تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۲/۱۲/۷۳ فرزند عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ عزیز نومولود مکرم مجید احمد صاحب ... آف ... کا نواسہ ہے ادارہ بدر ہر دو خاندانوں کو مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث بنائے آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کی صحت اکثر ناساز رہتی ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے، خاکسار کی ایک بچی اور بچہ بھی ہے۔ ان کی صحت و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اعانت بدر کے لئے مبلغ دس روپے پیش ہیں۔

خاکسار آنچہ منصور احمد خان
نونہ ہمی۔ یاری پورہ (کشمیر)